ڈاکٹر حافظ صفوان محمد چوہان

اردو تحقیقی جرائد کی اِنڈیکسیشن: تعارف، ضرورت، اہمیت اور لائحۂ عمل

Indexation of technical journals & articles is an independent discipline and a typical field of information technology which is responsible for judging the impact and presenting research articles at all respective points-of-presence. Various issues regarding indexation of Urdu research journals & articles are discussed in this article. Educating the Urdu letter & researcher about impact study is a major work, which is, more or less, being discussed here for the first time; and a scheme for the marketing of this idea is thus presented. Scope of indexation is chalked-out and not only the research in Urdu language & literature is taken-in but every research being published in Urdu is to be entertained on the proposed portal of Indexation. Urdu-specific needs are dealt with at large which cover the areas of machine-readability, script, font and proof-reading. As regards the script, it is presupposed and is thus taken for granted that Urdu means conventional script (Indo-Perso-Arabic script) on the portal. A detailed technical plan for stationing of Indexation scheme is too given wherein issues of software & website development, staff and overhead, etc., are presented. It is also suggested that in Urdu, no term needs be coined for the process of Indexation since all languages of the world unvaryingly call this discipline with the name Indexation.

کلیدی الفاظ: مشین ریڈایبل، یونی کوڈ اردو، اعتبار (Credibility)، تعارف (Abstract)، حوالہ (Citation)، اِنڈیکسیشن (Indexation)، مواجہ (Portal)، نیٹ ورک سیکورٹی (Network Security)، مطبوعاتی جائزہ (Literature Survey)

مخففات:

اثری عامل: IF: Impact Factor

Scanned by CamScanner

اثریت: IS: Impact Study
انسٹی ٹیوٹ برائے سائنٹفک انفارمیشن: ISI: Institute for Scientific Information
برٹش براڈ کاسٹنگ کمپنی: BBC: British Broadcasting Company
پاکستان ایجوکیشنل ریسرچ نیٹ ورک: PERN: Pakistan Educational Research Network
تعارف اِنڈیکس: AI: Abstract Indexation
حوالہ اِنڈیکس: CI: Citation Indexing
رک: رجوع کیجیے
مرکزِ فضیلت برائے اردو اطلاعیات: CEUI: Center of Excellence for Urdu Informatics
مقتدرہ قومی زبان: NLA: National Language Authority
نشانِ ترقی: PI: Progress Indicator
موقع: PoP: Point of Presence
ہائیر ایجوکیشن کمیشن: کمیشن برائے اعلیٰ تعلیم: HEC: Higher Education Commission

ضروری شذرات:

۱۔ اردو میں لکھے جانے والے علمی و تحقیقی مقالات اور کتب میں اشاریہ (Index) اور حوالہ/ حوالۂ اقتباس (Citation) مخصوص معنوں میں لیے اور برتے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے اِن الفاظ کے اصطلاحی معنی متعین ہو چکے ہیں۔ اِس مقالے کے عنوان میں ''اِنڈیکسیشن'' کا لفظ اِسی لیے لایا گیا ہے کہ اِلتباس نہ ہو اور اِس شعبے (Discipline) کی جس کی طرف اردو والوں کی توجہ ابھی ابھی ہوئی ہے، واضح شناخت ہو سکے۔

۲۔ اِنڈیکسیشن کے عمل کے لیے کوئی اردو اصطلاح بنانے کی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ پوری دنیا میں اِس کام کے لیے یہی اصطلاح مستعمل ہے، بالکل اُس طرح جیسے ''کمپیوٹر'' اور ''اِنٹرنیٹ'' کے الفاظ دنیا کی سب زبانوں میں، بشمول اردو، چل چکے ہیں اور کوئی بھی زبان بولنے والوں کو ان سے غیریت محسوس نہیں ہوتی۔ ایسے چلتے چلاتے الفاظ کے لیے کسی بھی زبان میں الگ سے اصطلاح بنانا ایک بے ثمر مشقت ہے۔ لہٰذا اردو میں ''اِنڈیکسیشن'' کے لفظ کو لغویانے (Lexicalize) کی تجویز بھی پیش کی جاتی ہے۔

۳۔ اِس مقالے میں علی العموم اردو زبان و لسانیات اور ادبیات ہی سے متعلق بات کی گئی ہے، اگرچہ اردو میں لکھے جانے والے روایتی اور عصری علوم و فنون وغیرہ کو بھی بحث سے بالکلیہ خارج نہیں رکھا گیا۔

۴۔ اِس مقالے میں ''محقق'' کی اصطلاح زیادہ تر ''ریسرچ سکالر'' کے معنی میں استعمال کی گئی ہے۔

۵۔ اِنڈیکسیشن کے لیے مجوّزہ لائحۂ عمل کی تصویریں اور جدول اِس مقالے کے متن سے باہر رکھے گئے ہیں اور اُنھیں ضمیموں کی صورت میں آخرِ مقالہ میں نتھی کیا گیا ہے تا کہ مقالے کی علمی فضا متاثر نہ ہو۔

0: تعارف

تحقیق کے نتائج جہاں علوم و معارف کے دروازے کھولتے ہیں وہاں کسی نئی دریافت کے لیے کہیں بیج کا کام کرتے ہیں اور کہیں پانی کا۔ کسی تحقیقی کام یا مقالے کے نتائج نے معاصر تحقیق پر کیا اثرات (Impacts) مرتب کیے، کوئی مقالہ کون کون

Scanned by CamScanner

سی بحثوں یا دریافتوں کا ماخذ بنا، کس مقالے نے کہاں کہاں بالواسطہ اثرات ڈالے، کس تحقیق نے کس مسلّمہ حقیقت کو تبدیل کر دیا، وغیرہ وغیرہ، ایسی باتیں ہیں جو دنیا بھر میں باقاعدگی سے ریکارڈ کرنے کی سعی کی جاتی ہے اور یہ ریکارڈ انٹرنیٹ پر بڑے اہتمام سے مہیا کیا جاتا ہے۔ اردو میں لکھی جانے والی تحقیق کے ضمن میں انٹرنیٹ کا تو کیا ذکر، مندرجۂ بالا قبیل کی باتوں کا باقاعدہ ریکارڈ تک کہیں نہیں ہے۔ اور اگر کہیں، یا کسی مخصوص شاخ شعبہ میں کبھی ایسا کیا بھی گیا ہے تو یہ محض ذوقی اور انفرادی ہے، جسے عالمی معیارات سے مناسبت ہونا بھی محض ایک اتفاق ہوسکتا ہے۔ چناں چہ ایسے کسی بھی کام کا دائرۂ عمل (یعنی افادہ و استفادہ) انتہائی محدود ہوتا ہے، اور اعتبار (Credibility) محدود تر۔

انڈیکسیشن علمِ انفارمیشن ٹیکنالوجی کا وہ شعبہ ہے جس میں تحقیقی مقالات کی اثریت (Impact Study) کو جانچنے پرکھنے اور ریکارڈ کرنے کا کام کیا جاتا ہے اور ایسے عوامل (Impact Factors) کا مطالعہ کیا جاتا ہے جن کی مدد سے مختلف فنون میں ہونے والی تحقیق کی کمیت اور کیفیت کا اندازہ کیا جاسکے۔ ان اندازوں کو اگر کسی حسابی طریقے سے مرتّب کر لیا جائے تو ترقی کے نشانات (Progress Indicators) لگانے میں آسانی ہوجاتی ہے۔ انڈیکسیشن کے اہداف میں ان اندازوں اور نتائج تک متعلقہ اداروں اور محققین کی رسائی کی صورتیں بنانا بھی یقیناً شامل ہے۔ یہ بات عیاں ہے کہ انٹرنیٹ اس رسائی کی جدید ترین، تیز ترین اور معتبر ترین صورت ہے۔ یہ مقالہ بنیادی طور پر اردو میں لکھنے والے محققین کو اپنی تحقیقات و تخلیقات کی اثریت کی جانچ اور جائزے کے بارے میں معلومات اور ہدایات دینے ہی کی غرض سے لکھا جا رہا ہے۔

اس بات کا خاطرِ نشان رہنا بھی ضروری ہے کہ تحقیقی جرائد کی اثریت کو محیط یہ انڈیکسیشن نری کمپیوٹر یا انٹرنیٹ پر نہیں رہے گی بلکہ موقع بموقع کتابی شکل میں بھی شائع کی جاسکتی ہے۔

واضح رہے کہ اثرات دو طرح کے ہوتے ہیں: ملموس (Tangible) اور غیر ملموس (Intangible)۔ اوّل الذکر یعنی ملموس اثرات وہ ہیں جنھیں کسی پیمانے سے ناپا، تولا یا گنا جاسکتا ہے جیسے مثلاً تین سیر وزن، دو گز لمبائی، چار سال بڑا۔ جب کہ غیر ملموس اثرات وہ ہوتے ہیں جنھیں صرف محسوس کیا جاسکتا ہے لیکن معروف یا مروج پیمانوں سے پیمائش نہیں کیا جاسکتا جیسے مثلاً شہرت، نیک نامی، عزت، وقار، علم وغیرہ۔

1: تحقیقی جرائد کی انڈیکسیشن کا آغاز

تحقیقی جرائد کا انڈیکس بنانے کی ابتدا سنہ ۱۹۶۰ء میں Eugene Garfield کے انسٹی ٹیوٹ برائے سائنٹفک انفارمیشن (ISI) سے ہوئی جہاں تعلیمی جرائد کے اندر چھپنے والے مقالات کا انڈیکس بنا۔[۱] یہ پہلا انڈیکس سائنسی مقالات کو محیط تھا۔ بعد ازاں اسی ادارے کے تحت سوشل سائنس اور پھر چلتے چلتے آرٹس اور انسانی علوم کے جرائد کے انڈیکس بھی بننے لگے۔ ISI کو Thomson Reuters نے ۱۹۹۲ء میں خرید لیا۔ اِس وقت گوگل سکالر (Google Scholar) سمیت کئی بڑے ادارے تحقیقی جرائد کی انڈیکسیشن کر رہے ہیں۔ اس ضمن میں مکمل معلومات کے لیے رک: [۲]

2: انڈیکسیشن کیا ہے؟ کیا نہیں؟

انڈیکسیشن کے لفظ سے جو عمومی معنی ذہن میں آتے ہیں وہ ''اشاریہ سازی'' کے ہیں۔ اشاریہ سازی اردو میں ایک عام فن ہے جس میں پچھلے کچھ عرصے میں، خصوصاً کمپیوٹر کی آمد کے بعد، بہت تجربے کیے گئے ہیں اور نتیجتاً کچھ اہم کام بھی سامنے آئے ہیں۔ آگے بڑھنے سے پہلے یہ وضاحت ضروری معلوم ہوئی کہ انڈیکسیشن سے مراد کچھ تحقیقی جرائد کو مختلف گروہوں میں بانٹ کر اُن کی مختلف انداز کی فہرستیں بنا دینا ہرگز نہیں ہے۔ انڈیکسیشن کی سادہ سی تعریف یہ ہے کہ شائع شدہ تحقیقی مقالات

Scanned by CamScanner

کے مابین اِس بات کا پتہ لگانے کی سہولت فراہم کی جائے کہ کس مقالے نے اپنے سے پہلے چھپنے والے کس مقالے سے فائدہ اٹھایا (Impact Study)۔ انڈیکسیشن کسی شعبۂ علم کی موجود مطبوعات کے جائزے (Literature Survey) کا مترادف بھی نہیں ہے۔

انڈیکسیشن کے مواجہ پر رکھے ہوئے جرائد و مقالات کی اثریت کے بارے میں معلومات یعنی IS زیادہ سے زیادہ تین سال کے لیے رکھی جاتی ہیں۔ پہلے متعلقہ جریدے مجلد شکل میں (Hardcopy) بھی انڈیکسیشن کے دفاتر میں رکھ لیے جاتے تھے لیکن اب جدید ترین ادارے، مثلاً گوگل سکالر، ہارڈ کاپی بالکل نہیں رکھتے بلکہ اس کی جگہ پر جرائد کو pdf. فارمیٹ میں رکھتے ہیں۔ انڈیکسیشن کا مقصد جرائد یا مقالات کی سافٹ کاپی محفوظ رکھنا یا فراہم کرنا نہیں ہے، لیکن ایسا کرنا کبھی ضروری ہو جائے تب بھی یہ متعلقہ جریدے/ مقالے کے مالک (owner) کی مرضی کے بغیر نہیں کیا جاتا کیوں کہ انڈیکسیشن مواجہ پر جریدے اور مقالے فیس کی ادائیگی کے بعد رکھے جاتے ہیں۔ اِس لیے اگر کوئی مقالہ فراہم کیا بھی جائے تب بھی اِس کی فیس کسی نہ کسی طور سے مالکِ جریدہ تک پہنچے گی، جس کی صورت یہ ہوگی کہ انڈیکسیشن مواجہ مقالے کی فراہمی کی ہر درخواست کو متعلقہ جریدے کی سائٹ پر منتقل کردے۔ چناں چہ انڈیکسیشن مقالات کی سافٹ کاپی فراہم کرنے کے لیے سہولت دے سکتی اور راستہ بتا سکتی ہے، لیکن یہ ڈیجیٹل لائبریری ہرگز نہیں ہے۔

انڈیکسیشن صرف اور صرف اُن تحقیقی جرائد سے متعلق ہے جو Refereed ہوں۔ عام رسالے، کالجوں کے مجلّے اور مختلف اداروں کے خبرنامے (Newsletters) یا اِن میں شامل تخلیقات و تحقیقات انڈیکسیشن میں شامل نہیں ہو سکتیں۔ ایسے تحقیقی مقالوں سے جو بھی کسی تحقیقی جریدے میں شائع نہ ہوئے ہوں، اگر چہ اُن کو اشاعت کے لیے منظور بھی کر لیا گیا ہو، بھی انڈیکسیشن کو کوئی علاقہ نہیں۔ صاف سی بات ہے کہ کسی تحقیقی جریدے کی اثریت کا مطالعہ اُس کی اشاعت کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔

یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ انڈیکسیشن کے دائرۂ کار میں جرائد یا مقالات کو ٹائپ کرانا نہیں آتا۔ جریدہ چھپنے کے بعد اسے کمپیوٹر پر پڑھنے جانے کے قابل حالت میں فراہم کرنا جریدے کے مالکان کا کام ہے؛ اِس کی اثریت کا ریکارڈ بنانا، رکھنا اور مختلف مواقع پر فراہم کرنا انڈیکسیشن کا۔

3: اردو تحقیقی جرائد کی انڈیکسیشن کی ضرورت کیوں ہے؟

انڈیکسیشن کا پہلا فائدہ یہ ہے کہ اردو میں لکھا گیا کوئی بھی تحقیقی جریدہ اپنے مندرجات سمیت ہر اُس فورم اور موقع (Point of presence) پر پڑھنے کے لیے مہیا ہو سکے گا جہاں اور جب اُس کی ضرورت ہو۔ اہلِ علم جانتے ہیں کہ حوالے کی چیزوں کا تلاش کرنا کس قدر جوکھم کا کام ہے۔ کسی موضوع اور اُس موضوع کے اندر کسی ذیلی شاخ کا نام لکھ کر انٹرنیٹ پر تلاش کی سہولت سے اب اردو دنیا منتفع ہو سکتی ہے۔ لیکن اردو میں خالص تحقیق کرنے والوں کو مواد کہاں سے ملے، یہ انڈیکسیشن وہ راستہ اور ماخذ بتائے گی۔

تحقیقی جرائد اور مقالات کے مآخذ کا مختلف موضوعات کے تحت رکھا جانا اور مہیا ہونا مختلف موضوعات پر ہو چکے/ ہو رہے کاموں کے بارے میں تازہ ترین معلومات فراہم کر کے ہر سطح پر علم میں شراکت (sharing of knowledge) کو یقینی بنا سکتا ہے۔ یہ معلوم کرنا کہ کس کس جگہ پر کتنی تحقیق ہو رہی ہے، کیا تحقیق ہو رہی ہے، اور اُس تحقیق کی سطح اور معیار کیا ہے، صرف انڈیکسیشن ہی کے ذریعے ممکن ہے۔ موضوعاتِ تحقیق کے روشنی میں آ جانے کی وجہ سے اُن کی افادیت پر بھی نظر رکھی جا سکے گی۔ موضوعاتِ تحقیق اور تحقیق کا کیف و کم اگر مستقلاً سامنے رکھا جائے تو تحقیق کی رفتار اور رخ کی نشان دہی ہو سکتی ہے۔

Scanned by CamScanner

انٹرنیٹ پر اِنڈیکسیشن کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ مختلف اثری عوامل کے مطالعے کے ذریعے کسی موضوعِ تحقیق یا مقالے کی اثریت کا جائزہ (IS) لیا جاسکتا ہے۔ یہ اثری عوامل بہت سے ہیں۔ سرِ دست ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔ کسی بھی موضوع کے پسندیدہ ہونے یا کسی جریدے/ مقالے کے مقبول ہونے کا ایک سادہ معیار یہ رکھا جاسکتا ہے کہ اُسے ایک خاص وقت میں کتنے لوگوں نے پڑھا۔ انٹرنیٹ پر کسی موضوع یا مقالے کو پڑھنے والے لوگوں کی تعداد کا ریکارڈ رکھنا عام سی بات ہے۔ اسی مطالعے کو اگر مختلف گروہوں، عمر یا جنس کے حوالے سے خاص (Narrow) کرلیا جائے تو یہ جاننا ممکن ہوجاتا ہے کہ کون سا موضوع کس علاقے، کس عمر اور کس مکتبِ فکر کے لوگوں، یا کس تعلیمی سطح کے لوگوں یا جنس میں مقبول ہے۔ وغیرہ۔ اگر پروگرام کا ڈیزائن ایسی باتوں کو مدِ نظر رکھ کر بنایا گیا ہو تو اِنٹرنیٹ پر ایسی شماریات از خود بنتی چلی جاتی ہے۔

IS کئی لحاظ سے بہت اہم ہے۔ اِس سے نہ صرف تحقیق کی قد و قامت بلکہ قدر و قیمت کا اندازہ ہوتا ہے۔ کسی وقت میں ایک بہت اچھے موضوع پر ایک اہم، عالمانہ تحقیقی مقالہ لکھا گیا۔ لیکن اگر ایک خاص وقت تک وہ مقالہ کہیں اقتباس نہیں کیا گیا تو وہ مقالہ شائع کرنے والا جریدہ اِنڈیکسیشن میں آہستہ آہستہ پیچھے ہوتا چلا جائے گا۔ وجہ ظاہر ہے، کہ موضوع گو بہت اچھا اور مواد عالمانہ ہے لیکن معاصر تحقیق میں چوں کہ یہ موضوع فوری ضرورت کا نہیں ہے اِس لیے اِس مقالے کو سامنے سے ہٹا کر ایک طرف رکھ دیا گیا۔

ہمارے مخصوص ماحولوں میں اِنڈیکسیشن کا شاید سب سے بڑا فائدہ بے جا پاسداری کی روک تھام ہوگا۔ کون سے جریدے/ مقالے نے کسی مخصوص شعبۂ علم میں تحقیق کے میدان میں کیسا اثر ڈالا، اِس مطالعے کو اگر ذاتی پسند ناپسند سے بالا کردیا جائے— یا کم سے کم کسی فرد کی خلل اندازی سے یقینی طور پر محفوظ بنادیا جائے— تو ایک اچھے تحقیقی ماحول کے وجود میں آنے کی امید کی جاسکتی ہے۔

4: اثری عوامل (Impact Factors) کا جائز/ ناجائز استعمال

اثری عوامل (IF) کی سادہ تعریف یہ ہے کہ کسی جریدے میں شائع ہونے والے مقالات جہاں اور جتنی بار اقتباس کیے گئے، کی تعداد گن لی جائے۔ یہ تعداد کسی جریدے (یا مقالے) کی معاصر تحقیق میں اہمیت کی ایک ڈھیلی ڈھالی صورت کہلا سکتی ہے۔ اثری عوامل کو مختلف حسابی فارمولوں کے ساتھ پیمائش کیا جاتا ہے۔ مختلف شعبوں کے جریدوں/ مقالات کے لیے حسبِ حال مختلف فارمولے استعمال کیے جاتے ہیں۔

یاد رہے کہ اثری عوامل میں کسی جریدے سے اقتباس کرنے کی نری تعداد ہی جریدے یا اُس میں موجود مقالات کے مواد کے اچھا ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ ممکن ہے کوئی بہتر مقالہ یا جریدہ محقق کی پہنچ میں نہ ہو، یا وہ کسی دباؤ کی وجہ سے کسی جریدے/ مقالے سے اقتباس کرنے/ نہ کرنے پر مجبور ہو۔ وغیرہ۔

اثری عوامل اور جرائد و مقالات کی اہمیت کے جانچ کے دیگر ذرائع، اور اِس جانچ پر کیے جانے والے اعتراضات اور تحفظات کا مطالعہ، ایک مستقل موضوع ہے۔ اِس موضوع پر مقالے بھی سامنے آتے رہتے ہیں اور کتب بھی۔ سرِ دست انٹرنیٹ کی ایک سائٹ ملاحظہ کیجیے۔ [۳]

5: اِنڈیکسیشن کی اقسام اور اجزائے ترکیبی

اِنڈیکسیشن مندرجۂ ذیل تین بڑی صورتوں میں تقسیم ہوتی ہے:

۱۔ تعارف اِنڈیکس (Abstract Indexation: AI)

Scanned by CamScanner

۲۔ جریدے/ مقالے کے متن/ مندرجات کا مہیا ہونا

۳۔ حوالہ انڈیکس (Citation Indexing: CI)

تعارف انڈیکس (AI) میں کسی جریدے میں شامل مقالات کا صرف تعارف (Abstract) ملتا ہے۔ تعارف کو پڑھ کر اگر کوئی محقق محسوس کرے کہ یہ مقالہ اُس کے مطلب کا ہے تو وہ مقالہ طلب کر سکتا ہے۔ بہت سی سائٹوں پر تعارف بھی نامکمل ہوتا ہے، یعنی پورا تعارف ایک وقت میں سامنے نہیں آتا۔ کچھ سائٹیں ایسی ہیں جہاں مکمل تعارف بھی رقم کی ادائیگی پر پڑھایا جاتا/ مہیا کیا جاتا ہے۔

تعارف کے لیے ضروری شرط یہ ہے کہ اسے انگریزی میں لکھا ہونا چاہیے۔ اس کی ایک اضافی خوبی یہ ہے کہ یہ کم سے کم الفاظ میں لکھا ہو، اور مقالے کے مندرجات کا کامل احاطہ بہترین انداز میں کر رہا ہو؛ ایسا انداز جس سے مقالے کو پڑھنے کی پیاس لگ جائے۔ اور اگر مقالہ مطلب کا نہ ہو تو اُسے دست بسر کرنے کا فوری فیصلہ ہو سکے۔

یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ اردو میں مقالات کے اندر Abstract کا ترجمہ اکثر و بیشتر ''تلخیص'' کیا جا رہا ہے، جو کہ نادرست ہے۔ Abstract مقالے کا تعارف ہوتا ہے نہ کہ تلخیص۔

دوسری چیز مقالے کے متن اور مندرجات کا مہیا ہونا ہے۔ مندرجات میں متن کے ساتھ ساتھ تصاویر، جدولیں، گراف اور ضمیمے وغیرہ آتے ہیں۔ بہتر ہے کہ یہ سب کچھ مشین ریڈ ایبل حالت میں ہو۔ مقالہ تین میں سے ایک انداز میں مہیا کیا جاتا/ جا سکتا ہے: جونہی تعارف پڑھا جائے، مقالہ اپنے مندرجات سمیت سامنے آ جاتا ہے؛ یا تعارف پڑھ کر مقالہ حاصل کرنے کی درخواست کی جاتی ہے اور مقالہ مل جاتا ہے؛ یا پھر مقالہ خریدنا پڑتا ہے۔

تقریباً سبھی سائٹوں پر مقالات مختلف فارمیٹ میں رکھے ہوتے ہیں؛ محقق جون سا فارمیٹ چاہے، طلب کر سکتا ہے۔ کچھ سائٹوں پر مقالات مخصوص حلقے کے لوگوں کے لیے بلا قیمت مہیا کیے گئے ہوتے ہیں جیسے مثلاً کسی ادارے کے قدیم طلبہ کے لیے، وغیرہ۔

تیسری چیز حوالہ اِنڈیکس (CI) ہے۔ یہ ایک دوطرفہ عمل ہے۔ اس کی آسان ترین شکل یہ ہے کہ مقالے کے ساتھ ہی ایک جھروکہ مہیا کر دیا جاتا ہے جس میں مقالے سے فائدہ اٹھانے والا محقق اپنا نام، تحقیق کرانے والے ادارے سے انسلاک، اپنی رائے/ تنقید اور اپنے مقالے یا کتاب کا نام مع اشاعتی فورم لکھ دیتا ہے۔ یہی مطالعہ یعنی IS وہ اِنڈیکس بناتا ہے جو کسی مقالے (اور متعلقہ جریدے) کی معاصر تحقیق میں اہمیت کے مقام کی تعیین کرتا ہے۔

اردو میں تحقیقی جرائد کی اِنڈیکسیشن کا تعارف بھی چوں کہ محدود ہے اور اِس کی ضرورت بھی ابھی پوری طرح واضح نہیں ہوئی، اور اِس سب پر مستزاد اِنٹرنیٹ سے بُعد بھی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے، اِس لیے اِنڈیکسیشن کی اصطلاحات کے استعمال میں بھی گنجلک پن ملتا ہے۔ لیکن یہ کام اب تک جیسا بھی ہے، غنیمت ہے۔ پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور کے جریدے ''اورینٹل کالج میگزین'' کی سائٹ پر اِنڈیکسیشن کے ویب صفحے کی تصویر ملاحظہ کیجیے۔ [۴]

6: اِنڈیکسیشن: جرائد، مقالہ نگاران اور محققین کی ضرورت

CI مقالہ نگار اور مقالے سے فائدہ اٹھانے والے محقق، دونوں لوگوں کے لیے یکساں ضرورت کی چیز ہے: مقالہ نگار کے لیے یوں کہ اُس کے مقالے سے اقتباس کیا گیا اور یہ اقتباس کیا جانا ریکارڈ ہو گیا؛ فائدہ اٹھانے والے محقق کے لیے یوں کہ اُس کی تحقیق بھی ریکارڈ پر آ گئی؛ دونوں کا اجتماعی فائدہ یوں کہ اِنڈیکسیشن میں یہ دونوں لوگ عالمی تحقیقی منڈی میں چہرہ دار ہو گئے۔ متعلقہ جریدے کی پوزیشن بھی اِنڈیکسیشن میں بہتر ہو گئی۔

Scanned by CamScanner

تخلیقات کی اشاعت کے ضمن میں ایک قولِ زریں ہے کہ "چھپو یا پھڑکو" (Publish or perish)۔ جو موڑ لے کر زمانہ ٹیکنالوجی کے دور میں داخل ہو گیا ہے اُس میں Publish سے مراد صرف کتابی شکل میں شائع ہونا نہیں رہا بلکہ اِنٹرنیٹ پر شائع ہونا بھی بن گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا بھر کی اہم لائبریریوں کے Digitalize ہونے کے بعد اب Publish بمعنی کتابی شکل میں شائع ہونا تو ثانوی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔

7: اعتراف اور اقتباس کے بارے میں ہمارا عمومی رویہ: مسائل اور اُن کا حل

لیکن اردو والوں کے لیے اِس طریقے پر پورے طور سے عمل کرنا ابھی کئی پتھر دور کی بات ہے۔ اوّل تو یہ کہ ہمارا عمومی مزاج یہ ہی نہیں کہ کسی کے کام سے فائدہ اٹھانے کا اعتراف کیا جائے۔ (نذر خلیق: ۲۰۰۷ء) دوسری بہت اہم وجہ، جسے تسلیم کیے بنا چارہ نہیں، یہ ہے کہ ہمارا اردو محقق اِنٹرنیٹ سے کوسوں دور ہے۔ لیکن، جب تک ہمارا اردو محقق (یا اردو میں لکھنے والا محقق) اِنٹرنیٹ سے قریب نہ ہو اُس وقت تک اِنڈیکسیشن جیسے فوری ضرورت کے کام کو معرضِ التوا میں ڈالے رکھنا کوئی عقل مندی نہیں ہے، اِس لیے کوئی تیسری شکل لازماً بنانا پڑے گی۔

چناں چہ ایک صورت یہ ہو سکتی ہے کہ اِنڈیکسیشن کے مواجہ پر مقالات کے ساتھ کسی بیرونی محقق/ مقالہ نگار کے لیے معلومات داخل کرنے کا راستہ بنا دیا جائے۔ یعنی اِنڈیکسیشن کی سائٹ کا دورہ کرنے والے جس بھی فرد کو معلوم ہو کہ یہاں پر موجود کسی مقالے سے مواد لے کر کہیں استعمال کیا گیا ہے، وہ مذکورہ مقالے/ کتاب کا نام مع اشاعتی فورم، استعمال کنندہ کا نام، وغیرہ، اپنی ذمہ داری پر مہیا کر دے۔

یہ بات ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اِس صورت میں ایک تصدیق کنندہ (Verifier) ایسے اندراج کی تصدیق ضرور کرے گا۔ اِس سلسلے میں کوئی چوک ہو جائے تو اِنڈیکسیشن کے اِس سارے عمل کا اعتبار (Credibility) اُٹھ جائے گا۔

یہ ذکر کی گئی صورت اِنٹرنیٹ پر تحقیقی جرائد کی اِنڈیکسیشن کرنے والے کئی اِداروں کے ہاں ملتی ہے۔ اِس کے لیے آن لائن سروے سافٹ ویئر ہوتے ہیں جو مقالات کو آنکنے اور جانچنے (Evaluation) کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ سرِ دست دنیا کے ایک اہم اور یورپ کے سب سے بڑے ٹیلی کام آپریٹر، الکیٹل-لیوسنٹ (Alcatel-Lucent) کے جریدے کی سائٹ ملاحظہ کیجیے۔ [۵]

8: اردو کے لیے مخصوص ضرورتیں

اردو میں لکھے گئے تحقیقی مقالات اور اردو تحقیقی جرائد کی اِنڈیکسیشن کے لیے کچھ مخصوص، بنیادی ضرورتیں ایسی ہیں جن کو یہاں بیان کیا جاتا ہے۔ اِنڈیکسیشن کے عمل کو کامیاب بنانے، اِس کا فائدہ عام کرنے اور اردو کے تحقیقی جرائد کو اِنٹرنیٹ کے تمام علمی فورموں پر معاصر تحقیقاتی مواجہات کے ہمراہ رکھنے کے لیے اِن ضرورتوں کا پورا کیا جانا بہت اہم ہے۔

8.1: جرائد/ مقالات کا مشین ریڈایبل اردو میں ہونا

کسی بھی جریدے کو اِنٹرنیٹ پر فراہم کرنے کے لیے مندرجۂ ذیل میں سے کوئی صورت اختیار کی جاتی/ سکتی ہے:

۱۔ مقالات کا متن تصویری شکل میں ہونا (سکینگ وغیرہ)؛

۲۔ مقالات کا متن حروف (Characters) کی شکل میں ہونا؛

۳۔ مقالات کا کچھ حصہ تصویری اور کچھ حرفی شکل میں ہونا؛

Scanned by CamScanner

۴۔ مقالات کے مندرجات کا جزواً/کاملاً مشین ریڈایبل حالت میں ہونا۔وغیرہ۔

اِن سب صورتوں کے اپنے اپنے فائدے اور نقصانات ہیں؛ فائدے زیادہ، نقصانات کم۔

اِنڈیکسیشن کے لیے بنیادی ضرورت اِس بات کی ہے کہ جرائد میں موجود مقالات کا متن مشین ریڈایبل (صفوان محمد: ۲۰۰۸ء۔ الف) حالت میں ہو۔ یہ ایک اضافی (بعض حالات میں انتہائی ضروری) خوبی ہے کہ سب مقالات کے تمام مندرجات مشین ریڈایبل ہوں۔ اِس کی ضرورت اِس لیے بھی ہے کہ اِنٹرنیٹ پر رکھے گئے جرائد میں سے مواد کو محققین بار بار کاپی کرتے اور اپنے مقالات میں استعمال کرتے ہیں۔

اِنڈیکسیشن کے مواجہ پر اردو کے رسم الخط کے بارے میں یہ بات پہلے ہی فرض کر لی اور مان لی گئی ہے کہ یہاں اردو کا روایتی رسم الخط (Indo-Perso-Arabic script) مراد ہے۔

8.2: متن کا خطِ نسخ میں ہونا

اِنٹرنیٹ پر موجود تمام بڑے اور تسلیم شدہ اداروں کی طرف سے پیش کی جانے والی اردو، جو مشین ریڈایبل بھی ہو، خطِ نسخ میں ملتی ہے۔ ایسے اداروں میں BBC سرِفہرست ہے، جس کی سب خبریں، فیچر اور تمام مواد خطِ نسخ میں لکھا ہوتا ہے۔ چناں چہ اِنڈیکسیشن کے کامیابی کے ساتھ چلنے کے لیے ضروری ہے کہ اِنڈیکسیشن کے مواجہ پر سارے جرائد اور مقالات مشین ریڈایبل خطِ نسخ میں مہیا ہوں۔

اِس وقت صورتِ حال یہ ہے کہ اِنٹرنیٹ کے سارے مواجہات پر خطِ نسخ مکمل طور پر مشین ریڈایبل حالت میں مہیا ہے جب کہ مرکزِ فضیلت برائے اردو اطلاعیات (CEUI)، مقتدرۂ قومی زبان اسلام آباد میں ''پاک نستعلیق فانٹ'' کے نام سے مشین ریڈایبل خطِ نستعلیق ابھی تیار کیا جارہا ہے۔[۶] جونہی یہ فانٹ تیار ہوتا ہے، اِنڈیکسیشن کا سارا مواجہ، بشمول تمام مقالات و جرائد کے، بسہولت خطِ نستعلیق میں منتقل ہوسکتا ہے۔

اِس مقالے کے قارئین پر یہ بات واضح ہونی چاہیے کہ نسخ اور نستعلیق اردو لکھائی کے صرف روپ ہیں۔ اصل چیز وہ مواد ہے جو پڑھنے کے لیے مہیا کیا جاتا ہے۔ پڑھنے کی سہولت کے لیے اِس مواد کو کبھی نسخ اور کبھی نستعلیق میں ادل بدل لیا جاتا ہے۔ لہٰذا نسخ اور نستعلیق کی بحث میں توانائیاں خرچ کرنا وقت کے ضیاع کے سوا کچھ نہیں۔

8.3: جرائد و مقالات کی پروف خوانی

اردو لفظ نگار (word processor) میں پروف خوانی کا مسئلہ ابھی تک پوری طرح حل نہیں ہوا۔ ابھی تک جتنی بھی تکنیکیں اِس ضمن میں استعمال کی جارہی ہیں یا استعمال کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اُن سب میں انسانی ہاتھ کی کارفرمائی (Human Intervention) غالب درجہ کی ہے۔ مشینی پروف خوانی اردو میں ابھی تک ایک امید ہے اور مشینی قواعد ایک خواب۔

یہ صورتِ حال تحقیقی جرائد و مقالات کے لیے سوہانِ روح ہے۔ اِس کی شدت میں اُس وقت اور اضافہ ہوجاتا ہے جب کسی مواد کو اِنٹرنیٹ پر مہیا کرنے کا موقع آتا ہے۔ (صفوان محمد: ۲۰۰۸ء۔ب) چناں چہ اِنڈیکسیشن کے لیے جرائد کا نہ صرف مشین ریڈایبل اردو میں مہیا ہونا ضروری ہے بلکہ پروف کی اغلاط کا دور ہونا بھی ازبس ضروری ہے۔ اردو پروف خوانی کے لیے پورے طور پر مشینی سہولت مہیا نہ ہونے کی وجہ سے یقیناً کوئی مناسب ترتیب اختیار کرنا ہوگی۔

اِس کی ایک صورت یہ ہوسکتی ہے کہ اِنڈیکسیشن کے مواجہ پر پیش کیے جانے والے جرائد کی سافٹ کاپی فراہم کرنا متعلقہ

Scanned by CamScanner

اداروں اور مقالہ نگاروں کے لیے لازم قرار دیا جائے، تاکہ پروف کی اغلاط کا دور کرنا انھی کے دائرۂ کار میں رہے۔ یہ اِس لیے بھی ضروری ہے اِنڈیکسیشن کے مواجہ پر موجود لوگ اُتنے فنون کے منتہی نہیں ہو سکتے جتنے فنون کے جرائد مہیا کیے گئے ہوں۔ اِنھی لوگوں سے یہ درخواست بھی کی جائے کہ اپنے جرائد کے تمام مندرجات کا متن یونی کوڈ اردو میں ڈھال کر اور درست کر کے اور اُس کی سی ڈی بنا کر اِنڈیکسیشن مواجہ کے کارفرماؤں کو مہیا کریں۔

9: اردو اِنڈیکسیشن کا دائرۂ عمل: تجاویز، سفارشات، اِستصواب

اِس موقع پر ضروری ہے کہ اردو اِنڈیکسیشن کا دائرۂ عمل واضح طور پر طے کر لیا جائے، یعنی کون سے جریدے اِنڈیکسیشن کے مواجہ پر موجود ہوں۔ یہ فیصلہ کرنا ضروری ہے کہ اِس مواجہ پر صرف اردو کے تحقیقی جرائد ہوں گے یا کسی بھی فن پر اردو میں لکھا گیا تحقیقی کام۔ اور اگر یہ دوسری صورت تسلیم کر لی جائے (جسے واقعتاً تسلیم کیا جانا چاہیے) تو کون کون سے شعبوں کا کام روا کیا جائے؟ سیرت، اسلامیات، معاشرتی علوم، پاکستانیات، تاریخ، کمپیوٹر، پولی ٹیکنیک اداروں میں پڑھائے جانے والے مختلف فنون، وغیرہ، ادبیات کے علاوہ وہ بڑے بڑے شعبے ہیں جن میں کیا گیا بہت سا تحقیقی کام اردو میں چھپتا ہے۔ بلکہ اِن میں کے بعض شعبے تو ایسے ہیں جن میں اردو میں کیا گیا تحقیقی کام اردو ادبیات کے تحقیقاتی کام کے مکمل حجم سے بھی بڑھا ہوا ہے۔

یہ فیصلہ کرنا بھی ضروری ہے کہ صرف جامعات کے جریدے ہی اِنڈیکسیشن کے مواجہ پر موجود ہوں گے یا مختلف بااختیار/ آزاد تحقیقی اداروں/ اکادمیوں کے جریدے بھی روا کیے جائیں؟ اگر دوسری صورت اختیار کی جائے (جسے واقعتاً اختیار کرنا چاہیے) تو یہ رواداری کون کرے گا؟ یعنی کون سی صورت بنائی جائے کہ جامعات سے باہر کے اردو جریدے اور مجلّے بھی اِس مواجہ پر مہیا ہو سکیں۔ ایک فوری، کام چلاؤ تدبیر یہ کی جا سکتی ہے کہ HEC کے منظور کردہ اردو تحقیقی جرائد کو تو فوراً اِنڈیکسیشن کے مواجہ میں داخل کر لیا جائے۔ دوسرے درجے میں وہ اردو جرائد داخل کیے جائیں جو پہلے تو HEC کے منظور کردہ تھے لیکن آج کل اُن کی منظوری معطل کر دی گئی ہے۔ تعطل کے وجوہ ضرور دور کیے جائیں۔

اِسی موقع پر ایسے اردو جرائد جن میں چھپنے والی تحقیق کو اشاعت سے پہلے بدقت دیکھا (Peer) اور تصدیق (Referee) نہیں کرایا گیا ہوتا، کیلیے کوئی ترتیب بنانی ہوگی۔ یہ بات عیاں ہے — جس میں بالکل کوئی چھوٹ نہیں — کہ اِنڈیکسیشن عالمی فورموں پر صرف Refereed جرائد کی ہوتی ہے، یعنی ایسے جریدے جن میں شائع کردہ تحقیقات کو اشاعت سے پہلے کم سے کم دو اہلِ فن نے جانچ پرکھ کر اپنے اپنے طور پر لائقِ اشاعت قرار دیا ہو۔ بالفاظِ دیگر، یہاں سوال یہ ہے کہ کیا اِنڈیکسیشن کا مواجہ اپنے طور پر مقالات کو ریفری بھی کرائے گا؟

یقیناً اِسی موقع پر یہ فیصلہ کرنا بھی ضروری ہے کہ اِس اِنڈیکسیشن مواجہ پر صرف اردو میں لکھے گئے مقالات کے لیے اثریت کی سہولت مہیا ہوگی یا کچھ اور پاکستانی زبانوں میں اردو کے لیے کیا گیا تحقیقی کام بھی شامل کیا جائے گا۔ اردو کی ہم رشتہ زبانوں یعنی بلوچی، پشتو، پنجابی، سرائیکی، سندھی اور ہندکو وغیرہ میں اردو پر کیا ہوا (یا متعلق بہ اردو) کام اگر روا کر لیا جائے تو بہت مناسب ہے۔ یہاں اردو سے مراد اردو زبان و ادب پر کیا ہوا ہر تحقیقی کام مراد ہے۔

اِنڈیکسیشن اگرچہ ایک مقالے کے اپنے سے پہلے لکھے گئے کسی مقالے سے اقتباس/ استفادے کا ریکارڈ رکھتی ہے۔ لیکن اردو کے لیے یہ بھی طے کرنا ہوگا کہ اگر کوئی کتاب کسی مقالے سے اقتباس کرے تو کیا اِس استفادے کو بھی مقالے/ جریدے کے لیے بطور IS ریکارڈ کیا جائے یا نہیں۔

اِنڈیکسیشن کے مواجہ پر فراہم کردہ اثریت کے ریکارڈ سالانہ فیس کی ادائیگی کے ساتھ مربوط ہوتے ہیں، اور ایک جریدے کے لیے یہ معلومات زیادہ سے زیادہ تین سال کے لیے مہیا کی جاتی ہیں۔ لیکن اردو کے لیے یہ فیصلہ بھی کرنا ہوگا کہ کیا

Scanned by CamScanner

ایسے مقالات کے جن کی آج بھی ضرورت ہے لیکن اُن کو لکھے بہت وقت بیت گیا ہے اور اُن کے مصنفین وفات پاچکے ہیں، بارے میں معلومات اِس مولجہ پر مہیا کرنا چاہیے یا نہیں؟ اگر فیصلہ شامل کرنے کے حق میں ہوتا ہے تو ایسے مقالات کے نام کون لوگ تجویز کریں گے اور ان مقالات کے لیے فیس کی ادائیگی کی کیا صورت ہوگی؟

تحقیقی مقالے کے بارے میں فی نفسہٖ بھی فیصلہ کرنا ضروری ہے، کہ آیا کس تحریر کو تحقیقی مقالہ کہا جا سکتا ہے اور کسے نہیں؟ ایک ایسا فارمیٹ یعنی آوا مہیا کرنا ضروری ہے۔ جس پر (یا جس کے کم سے کم کچھ ضروری حصے پر) تحقیقی کام کی صورت گری کی گئی ہو۔ تحقیق کوئی بھی ہو، اور کسی بھی موضوع پر ہو، اُس کی پیشکش کی ظاہری صورت کم سے کم ایسی ہونی چاہیے کہ عالمی معیارات سے قریب قریب ہو۔ مقالات کے لیے یہ فارمیٹ HEC سے طلب کیا جا سکتا ہے۔ زیرِ نظر مقالہ بھی تحقیقی مقالات کے لیے تجویز کردہ تازہ ترین عالمی معیارات کے تتبع میں لکھا گیا ہے۔

مندرجۂ بالا قسم کے امور طے کرنے کے لیے اِنڈیکسیشن کے شعبے کے اوپر انفارمیشن ٹیکنالوجی اور متعلقہ شعبوں کے نمائندہ اہم افراد پر مشتمل ایک گورننگ باڈی کی تشکیل کی ضرورت ہے جو پیش آمدہ مسائل کو حل کرتی رہے۔

10: اردو والوں کو اِنڈیکسیشن کی ضرورت کا احساس کیسے دلایا جائے؟

اردو میں لکھنے والوں اور محققین کے لیے اِنڈیکسیشن کا نام عام طور سے ایک نئی چیز ہے۔ اِس لیے اِس شعبے کا تعارف کرانا اور اِس خیال کو عام کرنا تا کہ اردو کے اساتذہ، محققین اور لکھاری اِس کی اہمیت اور ضرورت سے ناآشنا نہ رہیں، ایک مستقل نوعیت کا کام ہے۔ کسی بھی نئی چیز کی فروخت کے لیے سنبھل کر اور مخصوص ترتیبوں سے ایک لمبے عرصے تک کام کرنا پڑتا ہے۔ خیال (Idea) کی فروخت سب سے اہم اور قیمتی ہوتی ہے کیوں کہ ہر بڑے سے بڑا کاروبار بھی پہلے ایک خیال ہی ہوتا ہے۔ اِنڈیکسیشن نہ صرف خیال ہے بلکہ جنس (Commodity) بھی ہے؛ اِس خیال کی عملی صورتوں کی طرف اردو کے محققین، اردو میں لکھنے والے مختلف شعبوں کے محققین اور اہلِ معانی کو لانا ایک سوچے سمجھے، قابلِ عمل منصوبے کے تحت ہونا چاہیے تا کہ اردو زبان میں لکھی جانے والی تحقیق عالمی فورموں پر بار پا سکے۔ ذیل میں اردو دنیا میں اِنڈیکسیشن کے بارے میں marketing کرنے کے لیے چند تجاویز دی جاتی ہیں:

۱۔ اِنڈیکسیشن کے موضوع پر کچھ لوگوں کی تربیت کر کے اُن سے اردو میں پروپیگنڈا مقالے لکھوائے جائیں۔

۲۔ اِن مقالات کو خالص marketing والے انداز میں مختلف شعبوں کے جرائد میں کچھ کچھ وقفے سے شائع کرایا جائے۔ اِس ضمن میں اِس حقیقت کو مدِنظر رکھا جائے کہ ہر جریدے کے پڑھنے والوں کا حلقہ مخصوص ہوتا ہے۔ ایک ہی شعبے کا کوئی اہم جریدہ بھی اکثر اوقات سب محققین تک نہیں پہنچ پاتا۔ اِس لیے ایک ہی مقالے کو کئی جگہ شائع کرایا جائے۔

۳۔ نمونے کی ایک ویب سائٹ (Prototype) بنا کر محققین کو اُس میں اندراجات کرنا سکھایا جائے۔

۴۔ مختلف شعبے جن میں اردو میں تحقیقی کام ہو رہا ہے، مثلاً سیرت، اسلامیات، معاشرتی علوم، پاکستانیات، تاریخ، کمپیوٹر، پولی ٹیکنیک اداروں میں پڑھائے جانے والے مختلف فنون، وغیرہ — اِن سب میں کم سے کم ایک ایک نمونے کا اردو میں لکھا گیا مقالہ جو اپنی ظاہری پیشکش میں تحقیقی مقالوں کے لیے تجویز کردہ عالمی معیارات کے تابع ہو، باقاعدہ لکھوا کر شائع کرایا جائے۔ اِن شعبوں کے محققین اور طلبہ کی تربیت کا خاص بندوبست کیا جائے۔

۵۔ اِس سلسلے میں پاکستان بھر میں تھوڑے تھوڑے وقفے سے دو/تین تربیتی ورکشاپوں کا انعقاد کیا جائے، اور اِن میں مندرجۂ بالا تمام شعبوں کے محققین، اساتذہ اور طلبہ کو بڑی تعداد میں مدعو کیا جائے۔

۶۔ اِس پروپیگنڈا/تشہیری مہم کو ایک خاص وقت (کم سے کم ایک سال) تک ضرور چلایا جائے تا کہ محققین اور علی الخصوص

Scanned by CamScanner

جامعات میں پڑھنے والے طلبا اپنے مقالات کو آہستہ آہستہ اِن معیارات کے مطابق لکھنے کی تربیت پا سکیں۔

11: اردو انڈیکسیشن: مجوزہ ابتدائی لائحۂ عمل

ذیل میں اردو میں انڈیکسیشن کو قرار واقعی شکل میں لانے کے لیے پانچ حصوں میں تقسیم کر کے ایک ابتدائی لائحۂ عمل پیش کیا جا رہا ہے۔ پہلے حصے میں انڈیکسیشن کے مولجہ کے لیے انتظامی امور سے متعلق تجاویز ہیں؛ دوسرے میں اس کام کے لیے عملے کے بارے میں گفتگو کی گئی ہے؛ تیسرے حصے میں کام کرنے کی جگہ، مشینری اور دفاتر وغیرہ سے متعلق تجاویز دی گئی ہیں؛ چوتھے حصے میں انڈیکسیشن کے لیے سافٹ ویئر بنانے اور اِسے انٹرنیٹ پر مہیا کرنے کے لیے ویب سائٹ بنانے کے امور پر بات کی گئی ہے؛ اور پانچویں حصے میں انڈیکسیشن کے لیے مہیا کردہ جرائد اور مقالات کی فیس کی بابت گفتگو ہے۔ آخر میں اِن تجاویز کا ایک قابلِ عمل خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔

11.1.1: اردو انڈیکسیشن: انتظامی امور کے لیے پہلی تجویز

اردو انڈیکسیشن کے دفاتر قائم کرنے اور کسی قومی ادارے کو اِس عمل کا ذمہ دار بنانے کے لیے پہلی تجویز یہ ہے کہ یہ ادارہ HEC کی عمارات کے اندر قائم کیا جائے۔ HEC ہی انڈیکسیشن کی کل کارگزاری کا ذمہ دار ہو۔ مختلف جامعات اور اداروں سے تحقیقی جرائد کو (سی ڈی کی شکل میں) منگوانا، [اگر ضرورت ہو تو] پروف خوانی کرنا، مقالات کو مشین ریڈ ایبل حالت میں منتقل کرنا، انڈیکسیشن کے مولجہ پر اِن کی اثریت کے بارے میں معلومات مہیا کرنا، وغیرہ وغیرہ۔ یہ تجویز اِس پیشگی یقین کے ساتھ پیش کی گئی ہے کہ پاکستان ایجوکیشنل ریسرچ نیٹ ورک (PERN) اِس عمل کو قبول کرے گا۔ اِس تجویز کو شکل-۱ میں دکھایا گیا ہے۔

11.1.2: اردو انڈیکسیشن: انتظامی امور کے لیے دوسری تجویز

اردو انڈیکسیشن کے ادارے کے قیام کے لیے دوسری تجویز یہ ہے کہ یہ ادارہ HEC کی عمارات کے اندر قائم کیا جائے اور مقتدرۂ قومی زبان (NLA) انڈیکسیشن کی کل کارگزاری کا ذمہ دار ہو۔ اِس صورت میں NLA بنیادی طور پر HEC کے لیے ایک مرکز اور محور (Hub) کے طور پر کام کرے گا جس کے ایک طرف جرائد کی آمد ہوگی اور دوسری طرف HEC۔ اِس تجویز کو شکل-۲ میں دکھایا گیا ہے۔

11.1.3: اردو انڈیکسیشن: انتظامی امور کے لیے تیسری تجویز

اردو انڈیکسیشن کے ادارے کے قیام کے لیے تیسری تجویز یہ ہے کہ یہ ادارہ NLA کی عمارات کے اندر قائم کیا جائے اور NLA ہی انڈیکسیشن کی کل کارگزاری کا ذمہ دار ہو۔ اِس صورت میں NLA دراصل HEC کی چھتری کے نیچے آزادانہ طور پر کام کرے گا۔ انڈیکسیشن کا کل کام NLA اپنے طور پر کرے گا۔ اِس تجویز کو شکل-۳ میں دکھایا گیا ہے۔

11.1.4: اردو انڈیکسیشن: انتظامی امور کے لیے تجاویز کا جائزہ

اِن تینوں تجاویز کے اپنے اپنے فائدے ہیں۔ کچھ تحفظات بھی یقیناً ہیں۔ دوسری اور تیسری تجاویز جو زیادہ قابلِ عمل محسوس ہوتی ہیں، میں سرِ فہرست قابلِ بحث بات یہ نظر آتی ہے کہ پاکستان کی سب جامعات، جو فی الوقت اپنے مختلف

Scanned by CamScanner

معاملات کے لیے HEC سے رابطے میں رہتی ہیں، NLA کو ایک اضافی سٹیشن سمجھنے لگیں گی۔ لیکن اگر انتظامی معاملات طے کر لیے جائیں تو یہ تحفظ دور ہوسکتا ہے۔

NLA کا اس سلسلے میں خودمختار کردار بہت اہم ہے۔ اردو سے متعلق مسائل حل کرنا اسی ادارے کے ذمے ہے۔ اردو تحقیق سے متعلق انڈیکسیشن کی ضرورت کا حل بھی اگر یہیں سے مہیا ہو جائے تو ظاہراً اس میں کوئی رکاوٹ نظر نہیں آتی۔

11.2: اردو انڈیکسیشن: تجاویز متعلقہ عملہ

اردو انڈیکسیشن کو قرار واقعی شکل میں لانے کے لیے جو عملہ ابتدائی طور پر درکار ہے اُس کا ایک خاکہ پیش کیا جارہا ہے۔ ملاحظہ کیجیے: منسلکہ جدول نمبر۔۱

11.3: اردو انڈیکسیشن: تجاویز متعلقہ کارگاہ، مشینری و دیگر

اردو انڈیکسیشن کے کام کے لیے دفاتر اور کام کی ابتدا کے لیے مشینری وغیرہ سے متعلق خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ کیجیے: منسلکہ جدول نمبر۔۲

11.4: اردو انڈیکسیشن: تجاویز متعلقہ سافٹ ویئر و ویب سائٹ

اردو تحقیقی جرائد کی انڈیکسیشن یقیناً سافٹ ویئر کا کام ہے۔ اور یہ بات بھی ظاہر ہے کہ یہ کام چند کمپیوٹروں کو صرف اکٹھا کر لینے سے نہیں ہوسکتا۔ سب سے پہلا جریدہ جو اس موقع پر رکھا جائے گا، اُس کے لیے کسی سافٹ ویئر پروگرام کا ہونا ضروری ہے۔ اور، اس سافٹ ویئر کے انٹرنیٹ پر چلنے/ مہیا ہونے کے لیے ایک ویب سائٹ کا ہونا بھی ضروری ہے۔ چناں چہ انڈیکسیشن کے موقع کے لیے سافٹ ویئر کی مد میں مندرجۂ ذیل چیزیں فراہم کرنا اولین ضرورت ہے کیوں کہ ان کے بغیر انڈیکسیشن کا کام شروع بھی نہیں ہوسکتا۔

۱۔ انڈیکسیشن کرنے کے لیے بنایا گیا سافٹ ویئر پروگرام؛

۲۔ انٹرنیٹ پر انڈیکسیشن کی سہولت فراہم کرنے کے لیے بنائی گئی ویب سائٹ؛

۳۔ مندرجۂ بالا ویب سائٹ کے لیے محفوظ ویب ہوسٹنگ (Web-hosting) کا بندوبست۔

یہاں یہ صراحت ضروری ہے کہ یہ سافٹ ویئر اور ویب سائٹ بیک وقت اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں کام کرتے ہونے چاہئیں۔

۱۰ :. جرائد و مقالات کی انڈیکسیشن کے اخراجات

دنیا بھر میں تحقیقی جرائد کی انڈیکسیشن اور مقالات کی اثریت کے نتائج کو انٹرنیٹ پر فراہم کیے رکھنے کے لیے متعلقہ ادارے رقوم و وسائل فراہم کرتے ہیں۔ چناں چہ اردو کے لیے یہ سہولت بھی کچھ معاوضے کے ساتھ ہونی چاہیے۔ اس کی صورت یہ ہوسکتی ہے کہ ہر جریدے کے لیے ایک مناسب فیس ادا کرنا ضروری ہو۔ یہ فیس سالانہ اعتبار سے لینی چاہیے، جیسا کہ عالمی طور پر ہو رہا ہے۔

11.6: اردو انڈیکسیشن: مجوزہ ابتدائی لائحہ عمل پر ایک نظر

۱۔ اردو جرائد کی انڈیکسیشن کا یہ مجوزہ کردہ لائحہ عمل NLA کے دفاتر کے اندر ابتدائی طور پر کام کا آغاز کرسکتا ہے۔

Scanned by CamScanner

۲۔ جوعملہ اِس کام کے لیے تجویز کیا گیا ہے وہ زیادہ تر انفارمیشن ٹیکنالوجی کے لوگوں پر مشتمل ہے۔ اِس کی وجہ یقیناً ظاہر ہے، کہ انڈیکسیشن خالصتاً شعبۂ کمپیوٹر سائنس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کا کام ہے۔ یہ بات لازم ہے کہ اِن سب لوگوں کی انگریزی اور اردو میں اچھی مہارت ہو۔

۳۔ اگرچہ انڈیکسیشن کے مواجہ پر کام کرنے والے تقریباً سبھی لوگ انفارمیشن ٹیکنالوجی سے متعلق ہوں گے لیکن انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ایک مشاور کی ضرورت بھی مستقل رہے گی تا کہ یہ کام انڈیکسیشن کے عالمی معیارات و مواقع (PoPs) سے ہم آہنگ کیا جاتا رہے۔ مشاور مندرجۂ ذیل امور میں بھی رہنمائی فراہم کرے گا:

(الف): انڈیکسیشن کی ویب سائٹ بنوانا اور آمدہ ضرورتوں کے پیشِ نظر، موقع بموقع، اِس کے ڈیزائن میں تبدیلیاں کراتے رہنا؛

(ب): انڈیکسیشن مواجہ کے لیے سافٹ ویئر بنوانا اور آمدہ ضرورتوں کے پیشِ نظر، موقع بموقع، اِس کے ڈیزائن میں تبدیلیاں کراتے رہنا؛ اور

(ج): انڈیکسیشن مواجہ، ویب سائٹ اور سافٹ ویئر کی حفاظت کے لیے اقدامات کرنا (Network Security)۔

۴۔ انڈیکسیشن کے کام کے دوران میں پیش آنے والے مختلف انتظامی و انصرامی مسائل جیسے جرائد کا انتخاب یا انتخاب سے باہر کرنا وغیرہ کے حل کے لیے ایک گورننگ باڈی تشکیل دی جائے گی، اور اِس باڈی میں NLA کے شعبۂ اردو کے افسران بھی ہوں گے، لیکن پھر بھی اردو کے ایک ایسے مشاور کی گاہے ماہے ضرورت ہوسکتی ہے جو اِنٹرنیٹ سے مانوس ہو اور اُس کے تحقیقی کام انٹرنیٹ پر شائع ہوتے رہے ہوں۔

۵۔ اِس کام میں شامل سب کارگزار ہاتھوں کو ہائی سپیڈ اِنٹرنیٹ کی ہمہ وقتی سہولت درکار ہوگی۔

۶۔ اِس ابتدائی لائحۂ عمل میں اِس پراجیکٹ کے لیے مالی وسائل مہیا کرنے کی بابت کوئی تجویز نہیں دی گئی۔

۷۔ ابتدائی اِخراجات کے بعد اور ایک معتدبہ وقت تک کچھ مالی وسائل کی ضرورت کے بعد یہ پراجیکٹ خود اپنی یافت سے چلنے کے قابل بھی ہوسکتا ہے۔

۸۔ وقت کے ساتھ اِن تجاویز میں بڑی اور بنیادی تبدیلیاں آسکتی ہیں کیوں کہ یہ ابتدائی لائحۂ عمل ایک سرسری جائزے کی بنیاد پر بنایا گیا ہے۔ اِس مجوّزہ ابتدائی لائحۂ عمل میں کسی بہت اہم چیز کا ذکر بالکل نہ ہونا بھی ممکن ہے۔

12: خاتمہ

تحقیقی مقالات کی اثریت کی پیائش مختلف اثری عوامل کے ذریعے ممکن ہے۔ اردو تحقیقی جرائد کی اِنڈیکسیشن کے لیے پیش کیے گئے مندرجۂ بالا لائحۂ عمل پر عمل درآمد اردو کے تحقیقی جرائد اور مقالات کی اثریت کے ریکارڈ کو تمام متعلقہ عالمی مواجہات اور مواقع پر پیش کرنے کا ضامن ہے۔ اِس لائحۂ عمل پر عمل درآمد سے مستقل بنیادوں پر اچھی یافت بھی ممکن ہے۔ اردو تحقیقی مواد کی طلب صرف اُسی وقت بڑھے گی جب اِنٹرنیٹ پر کسی تلاش کنندہ کو اِس کے بارے میں کوئی تشہیری/تعارفی مواد ملے گا۔

Scanned by CamScanner

مزید مطالعہ:

1.http://pjms.com.pk/issues/janmar07/article/editorial1.html

2.http://www.springerlink.com/content/t7878204343n8213/

3.http://www.netconcepts.com/tag/buzz-marketing

4.http://www.doaj.org/doaj?func=searchArticles&q1=
Ethnography&f1=all&b1=and&q2=&f2=all&p=3

حوالہ جات:

صفوان محمد چوہان، ڈاکٹر حافظ (۲۰۰۸ء۔الف) ''مشین ریڈایبل اردو کیا ہے؟'' [غیر مطبوعہ] مقالہ، مشمولہ جرنل آف ریسرچ، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان، شمارہ-۱۴ (مقالہ اشاعتِ مذکور میں شمولیت کے لیے منظور کر لیا گیا ہے۔)

صفوان محمد چوہان، ڈاکٹر حافظ (۲۰۰۸ء۔ب) ''اردو لفظ نگار پر پروف خوانی کے مسائل اور اُن کا حل''، مقالہ مشمولہ ''الماس [۱۰]''، شعبۂ اردو، شاہ عبداللطیف یونیورسٹی، خیر پور۔

نذر خلیق، ڈاکٹر (۲۰۰۷ء) ''سرقہ و توارد'' مقالہ، مشمولہ سہ ماہی الزبیر، اردو اکادمی بہاول پور؛ شمارہ-۲،۳

حواشی:

[۱] اگرچہ اس انڈیکس کے کمپیوٹر پر موجود ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں معلومات دستیاب نہیں ہوئیں۔ انٹرنیٹ تو ویسے بھی بہت بعد میں آیا۔

[۲] http://en.wikipedia.org/wiki/Citation_index

[۳] http://en.wikipedia.org/wiki/Impact_factor

[۴] ملاحظہ کیجیے: http://www.pu.edu.pk/uoc/mag/abstracting&indexing.htm؛ واضح رہے کہ یہ ویب صفحہ ابھی زیرِ تعمیر (under construction) ہے۔

[۵] ملاحظہ کیجیے: http://www.alcatel-lucent.com

[۶] ملاحظہ کیجیے: http://www.nlauit.gov.pk/ufd.htm

منسلکات:

الف: خاکے (مجوزہ ابتدائی لائحۂ عمل: انتظامی امور)

[۱] شکل-۱: Through PERN at HEC

[۲] شکل-۲: Through NLA at HEC

[۲] شکل-۳: At NLA under HEC

ب: جداول

[۱] جدول نمبر-۱: انڈیکسیشن کے کام کے لیے ابتدائی عملے کی تجاویز مع توجیہات (Justifications)

[۲] جدول نمبر-۲: انڈیکسیشن کے مواجہ کے لیے دفاتر اور ابتدائی ساز و سامان کی تجاویز

ماخذ

الف: کتابیات

کوئی نہیں۔

ب: رسائل اور تحقیقی جرائد

۱۔ جرنل آف ریسرچ، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان۔ شمارہ-۱۴ (۲۰۰۸ء)

۲۔ سہ ماہی ''الزبیر''، اردو اکادمی بہاول پور۔ شمارہ-۲،۳ (۲۰۰۷ء)

۳۔ ''الماس [۱۰]''، شعبۂ اردو، شاہ عبداللطیف یونیورسٹی، خیر پور (۲۰۰۸ء)

ج: انٹرنیٹ سائٹس (چند منتخب سائٹس)

1. http://en.wikipedia.org
2. http://scientific.thomson.com
3. http://www.nla.gov.pk/beta/

د: تکنیکی مشاورت

۱۔ ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا، سابق پرنسپل، اورینٹل کالج، جامعۂ پنجاب، لاہور

۲۔ پروفیسر فتح محمد ملک، سابق صدر نشین، مقتدرۂ قومی زبان، اسلام آباد

۳۔ ڈاکٹر ظہیر احمد، اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ مصنوعی سیارات (Multimedia ILab)، سرے یونیورسٹی، سرے، برطانیہ

Scanned by CamScanner

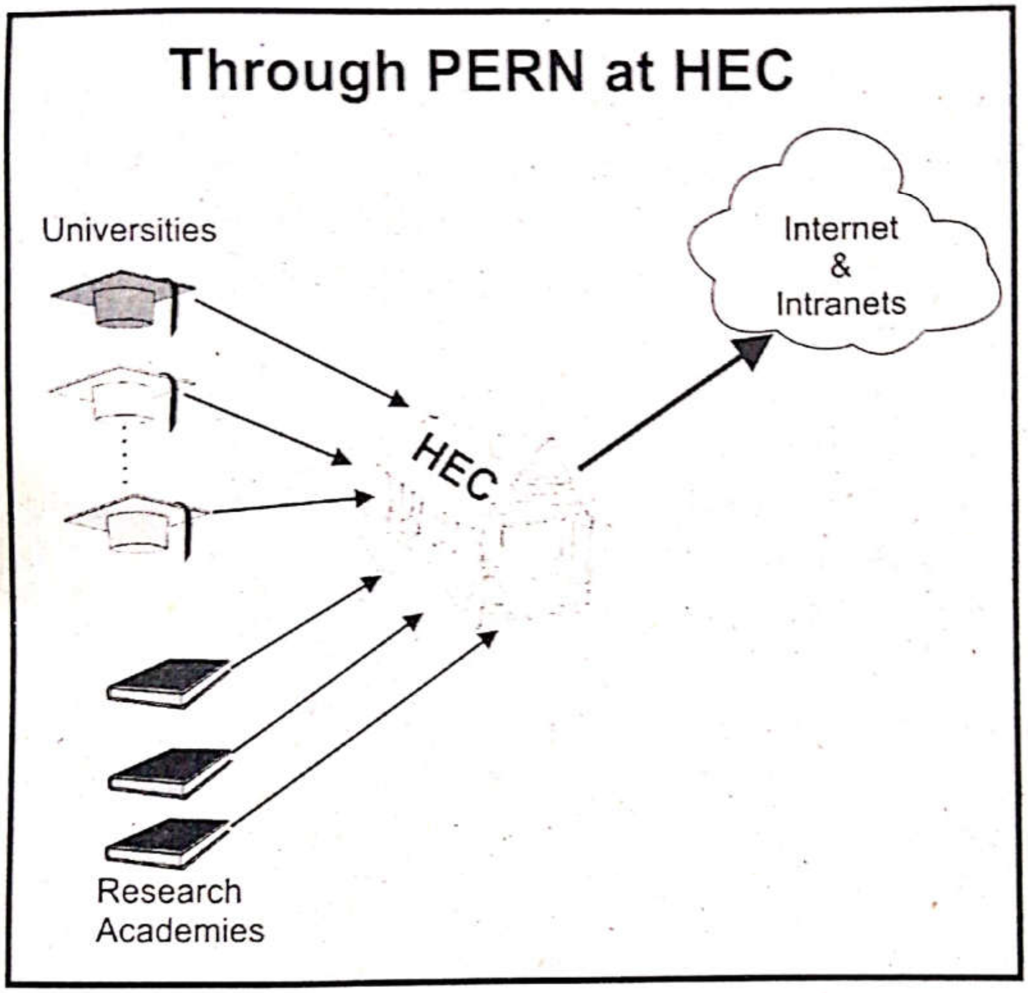

Scanned by CamScanner

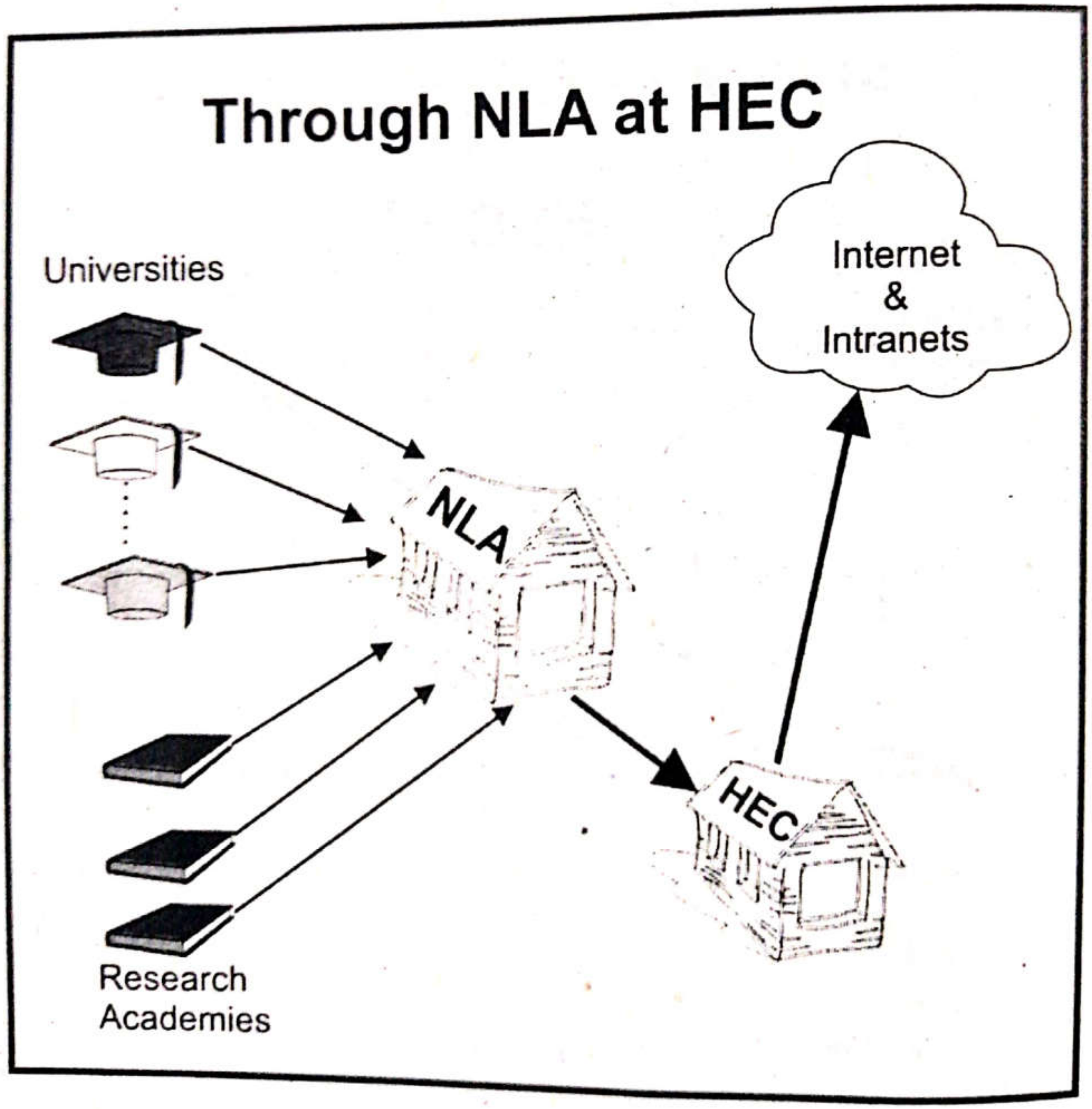

Scanned by CamScanner

At NLA under HEC

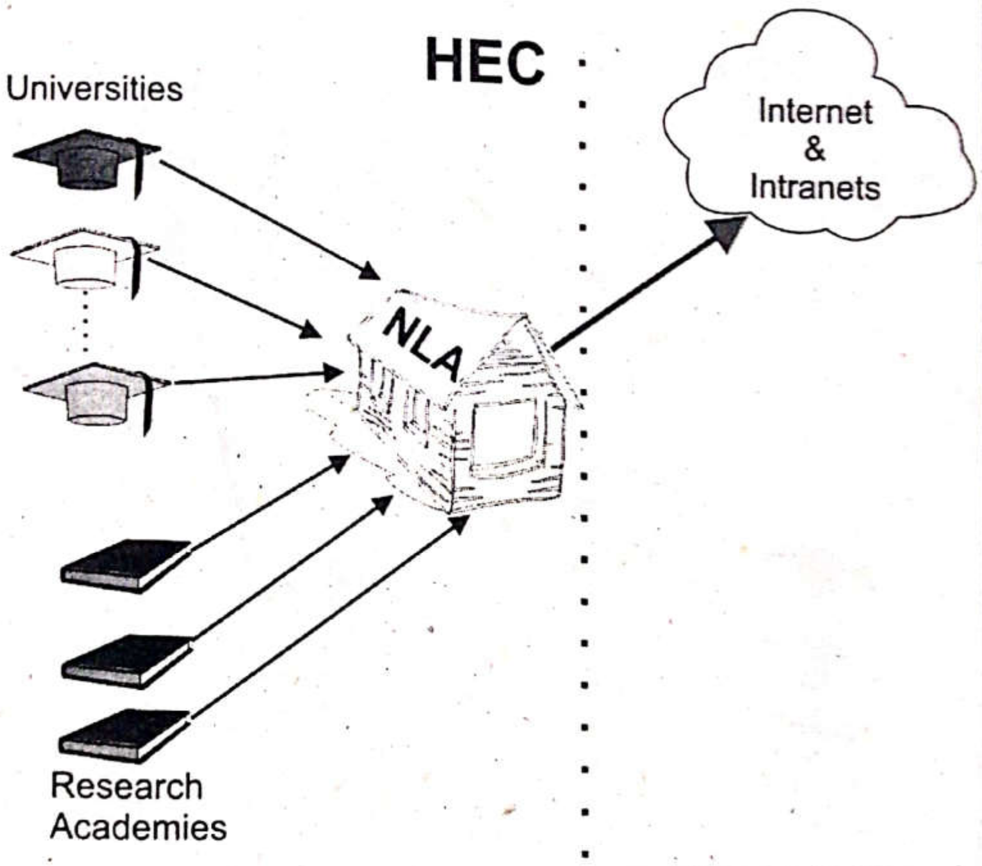

Scanned by CamScanner

Annex-1

#	Post	Grade	# of posts	Justification
1	Director	20	01	This officer will have to come in frequent contact with the deans of universities who are working in 20/21 grades. This IT aligned officer should have higher degrees in IT & Urdu, or at least in one discipline. Must have understanding of the issues of machine readability of Urdu. Technical articles must be to his credit.
2	Sr Manager	19	02	One officer for dealing with university journals & articles and the other for the rest. Must be from IT strata. Education & Experience: university degree, and as conventional for this level of post.
3	Manager	18	04	Intelligent working hands of the scheme. Three from IT strata and one from Urdu. Education & Experience: university degree, and as conventional for this level of post.
4	Informatics/ Research Officer	17	04	Do
5	Hardware Manager	17	01	Do; responsible for maintenance of the network and peripherals.
6	Admn Officer	17	01	Management of office and overhead. Education & Experience: as conventional for this level of post.
7	UDC	---	03	Supporting staff
8	Office boy	---	02	Do
	TOTAL		18*	

* Mention of the consultant is not made in this permanent staff.

Scanned by CamScanner

Annex-2

#	Machine	Qty	Justification
1	Internet Node	Complete setup	Running the website; equipment detail can be had from HEC & PERN.
2	Server machine	02	Do
3	Desktop Computer (Latest Specs)	16	For all officers, including Admn officer and supporting staff
4	Laptop	05	One for Director One each for Sr Managers One for Hardware Manager One for Consultant
5	Printer (Laser)	04	Director Sr Manager Admn Officer
6	Printer Laser Colour	01	Director
7	Scanner	04	One for Director One each for Sr Managers One for Admn Officer

Scanned by CamScanner